صبیحؔ رحمانی: نعت گوئی سے نعت شناسی تک

ڈاکٹر تحسین بی بی

صدرِ شعبہ اردو، یونیورسٹی آف صوابی، خیبر پختونخوا

Abstract:

Sabeeh-ul-din Rehmani is the modern poet of Naat. He has gotten an important place in Urdu literature particularly 'Naat'. He has qualities to be a great 'Poet for naat', along with saying Naat with respect and recognition of this great literary genera. He has fame and recognition in respect of Naat particularly its written style having all the literary qualities to be a great piece of art. He has written Three collections of Naat along with literary criticism for naat, which are the great collections.

Keywords:

ترویجِ نعت(Promotion of Naat) تشہیرِ نعت(Tasheer-e-Naat)زبان (Language) سعیِ پیہم(Sae-e-Peham) کیف وعقیدت(Keef and devotion)نعت رنگ(Naat Rang)قطعات وہائیکو(Haiku)۔

صبیحؔ رحمانی کا شمار عصر حاضر کے ان شعرا میں ہوتا ہے جن کا نعتیہ فن منفرد و مقبولیت کا حامل ہے۔ نعت ذریعہ اظہار عقیدت و محبت ہے جسے بطور فنِ ادب کے ایک صنف متعارف کروانے کی جو کاوشیں صبیحؔ رحمانی نے شروع کی تھیں اُن میں وہ کامیاب ہوئے اور نعت نگاری کو بطور ادبی صنف کے ساتھ ہی اس کو ادبی قرینوں اور زاویوں سے پیش کیا اور صبیحؔ رحمانی نے نعتیہ شاعری کو محفلوں کی لمحاتی فضا سے نکال کر ادب کی آفاقی جہتوں سے ہمکنار کیا۔ اور نعتیہ ادب میں نعت خوانی و نعت شناسی کے ساتھ ہی نعتیہ تحقیق و تنقید، تدوینِ نعت، تحریکِ نعت، ترویجِ نعت، تنویرِ نعت، تشہیرِ نعت میں خدمات سرانجام دے کر ایک منفرد مثال قائم کی ہے۔(۱):

"سید صبیحؔ الدین رحمانی فروغِ نعت کے حوالے سے ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ نعت گوئی، نعت خوانی، نعت ریسرچ سنٹر، نعتیہ کتب کی اشاعت، نعتیہ رسائل و جرائد کی اشاعت بین الاقوامی طور پر فروغِ نعت کے لیے تنظیم سازی ان کی پہچان کے واضح اور بڑے حوالے ہیں۔"

صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ فن کا ہر پہلو اور ہر جہت اتنی ہمہ گیر ہے کہ اس کی شرح کئی مقالوں کی متقاضی ہے۔ ان کے نعتیہ فن کے کسی بھی پہلو کو دیکھیں نعت گوئی، نعت خوانی یا نعت شناسی، تفہیم نعت و ترویج نعت، نعتیہ تنقید و تحقیق، نعت کی تاریخ یا مدیر "نعت رنگ" ہر پہلو میں کمالات دکھائے ہیں۔ صبیحؔ رحمانی اردو نعت میں سیدِ سہ جہات ہیں:

۱۔ بطور نعت گو

۲۔ بطور نعت خواں

۳۔ بطور نعت شناس

انوار احمد زئی (۲) اپنے مضمون "مضرابِ ذات پر الوہیت کا نغمہ ساز" میں صبیحؔ رحمانی نعتیہ فن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی نعت کہتے بھی ہیں نعت پڑھتے بھی ہیں نعتیں چھاپتے بھی ہیں نعت کے فن کو آگے بڑھاتے بھی ہیں نعت کے استحسان کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور نعت کی تاریخ کو امتداد زمانہ کے اثر سے محفوظ کرنے کا انصرام بھی۔"

صبیحؔ رحمانی نعتیہ فن کی خدمت اور اس کو ترقیوں سے گامزن کروانے کے جذبہ میں بغیر کسی صلے کے مصروفِ عمل ہیں۔ ان کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو عشقِ رسول ﷺ اور ان سے والہانہ عقیدت و محبت کا جذبہ ہے۔ جس کی تشنگی کسی طور بھی کم نہیں ہوتی۔ ان کے نعتیہ فن میں عقیدت و محبت کا جذبہ ،لطافت ، پاکیزگی، سبک پروری، ندرت، فکری بصیرت اور قلبی نسبت محبت سید کونین ﷺ سے معمور ہے۔ اسی جذبہ و دلی وبستگی کے تحت ان کی نعتوں میں سنتِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار اور رب غفور سے اس کی جزا کی امیدواری کا جذبہ کار فرما ہے:

مجھے توفیق دے یارب کہ میں نعت نبیؐ لکھوں قلم خوشبو کا ہو اور اس سے دل پر روشنی لکھوں

صبیحؔ رحمانی نے رسولِ کریم ﷺ سے والہانہ عشق و دلی لگاؤ کو نہایت شائستہ و مہذب انداز میں اپنی نعتوں میں بیان کیا ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی شاعری کو پڑھ کر یہ احساس اُجاگر ہوتا ہے کہ اُنہوں نے زندگی کو جیسے دیکھا اور محسوس کیا

اسی صورت میں شعر کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اور زندگیوں کو سنوارنے کے لیے اطاعتِ اللہ اور عشقِ رسول ﷺ کو ضروری گردانا ہے۔ بقول پروفیسر شفقت رضوی(۳):

"انھوں نے ذاتِ رسالت مآب ﷺ کے عکسِ جمیل کو قرآن کی روشنی میں دیکھا ہے اور متاثر ہونے میں ان کا ایمان، ان کا اعتقاد اور ان کی محبت صرف رسمی وروایتی نہیں۔ مطالعہ اور فکر سے حاصل دولت گراں قدر ہے۔"

صبیح رحمانی کی نعتیہ خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ وہ جدید نعت گو شعرا کے اس کارواں میں شامل ہیں جن کا تخیل، فکر اور جذبہ وخیال انفرادیت کے حامل ہیں۔ نعتیہ ادب کے حوالے سے ان کی ہر کاوش ان کے وسعت مطالعہ اور فکری وفنی ریاضت کا منہ بولتا ثبوت ہے:

جو اُن کے ذکر کا رشتہ ہمارے لب سے ہے　　　خدا ہی جانے ہمیں کیا خبر کہ کب سے ہے

صبیح رحمانی، جنھوں نے اپنی تمام تر قوت وصلاحیت دنیائے نعت کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دی، نعت کے میدان میں ایک الگ راہ کا انتخاب کیا جس میں وہ بہت کامیاب رہے۔ صبیح رحمانی وہ سفیر عشق رسول ﷺ ہیں جنہوں نے دُنیا کے مختلف حصوں کے مسلمانوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا چراغ روشن کیا۔ صبیح رحمانی نے اپنی نعت کے ذریعے عاشقانِ رسول ﷺ کی تربیت بھی کی اور سامعین کی ذہن سازی بھی۔ نعت نگاری کی ترویج وترقی کے لیے ان کی کوشش سے وہ کلام جو کئی دہائیوں سے بھلا دیا گیا تھا، اسے دوبارہ محفلوں میں پیش کیا جانے لگا، یوں نعتیہ ادب کے سرمائے میں روز افزوں اضافہ ہونے لگا:

مری شاعری کا حصہ کبھی تھا نہ ہے، نہ ہو گا　　　میں ہوں وقفِ نعت گوئی، کسی اور کا قصیدہ

صبیح رحمانی نے مدحت سرور کونین ﷺ کو اپنا بنیادی شعری وسیلہ ہی نہیں فریضۂ زندگی قرار دیا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ سے دلی وابستگی کے اس جذبۂ عقیدت و ارادت کی ہمہ پہلو خدمت اور دہر میں ہر سمت اُجالا کرنے کے مصطفائی ﷺ جذبے کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے جس سفر کا آغاز اکیلے کیا بہت جلد کارواں کی صورت اختیار کر گیا۔ صبیح رحمانی وہ واحد نعت نگار ہیں جن کے نعتیہ فن کی طرف راغب ہونے کی وجہ کوئی خارجی دباؤ، ماحول یا تحریک نہیں ہے بلکہ ان کی دلی بے چینی اور جذبہ عشق رسول ﷺ سے وابستگی ہے۔ اسی جذبے اور خلوص نے ان

کے فن کو انفرادیت کے ساتھ مقبولیت کا شرف بھی بخشا۔ ان کے فن کا اعتراف مشفق خواجہ (۴) نعتیہ مجموعہ "خوابوں میں سنہری جالی ہے" کے فلیپ میں، ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"نعت صبیحؔ رحمانی کے حق میں حرفِ دُعا ثابت ہوئی ہے۔"

ڈاکٹر عزیز احسنؔ (۵) "جادۂ رحمت کا مسافر" مرتب ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی میں شامل اپنے مضمون بعنوان "صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ شاعری حبِ رسول ﷺ کا جمالیاتی اظہار" میں صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ تخلیق کی داد دیتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی نے کم عمری میں ہی شعر کی داخلی اور خارجی جمالیاتی قدروں کا راز پالیا ہے اور وہ اپنے احساسِ جمال کو نعت کی تخلیق کے لیے خلاقانہ شدت سے اور اظہار کی قوت کے ساتھ استعمال کر رہا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے صبیحؔ رحمانی کو دورِ شباب ہی میں نعتیہ پیکر تراشنے اور درود و سلام بحضور سرورِ کائنات ﷺ پیش کرنے کی فنی و فکری بصیرت عطا کی تو دوسری طرف ان کے حضور ﷺ سے والہانہ عشق نے ان کو تخلیقی، تہذیبی، شعوری، روحانی اور وجدانی کیفیات سے سرفراز کیا، یوں صبیحؔ رحمانی جلد ہی نعت کے ان سفیروں میں شامل ہو گئے جن کا دامنِ دل محبتِ سید کونین ﷺ سے معمور اور عقیدت و محبتِ سیدِ ابرار ﷺ کے کیف و سرور سے لبریز ہے۔ یہی عقیدت و محبت اور کیف و سرور سید مکی و مدنی ﷺ کی نعت میں فن کو تازگی اور تاثیر عطا کرتا ہے:

مجھے توفیق دے یا رب کہ میں نعت نبیؐ لکھوں　　قلم خوشبو کا ہو اور اس سے دل پر روشنی لکھوں

قدرت نے صبیحؔ رحمانی کو ایک طرف خوبصورت لحن سے نوازا تو دوسری طرف ان کو خداداد شعری صفات اور تکلم و ترنم کی صلاحیتیں بھی ودیعت کر دیں۔ وہ جب نعت پڑھتے ہیں تو محافل میں ایک سماں بندھ جاتا ہے، نعت کہتے ہیں تو کیف و مستی، فکر و نظر سے مزین ہوتی ہے۔ کراچی کی نعت خواں تابندہ لاری (٦) اپنے مضمون "نعت گوئی اور نعت خوانی کا تقدس" میں صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ کلام اور ان کی نعت خوانی کو سراہتے ہوئے لکھتی ہیں:

"یہ حقیقت ہے کہ کلام کی طرح ان کا لحن بھی منفرد ہے، جسے بعض نعت خواں بھی اپناتے ہیں اور یہی صبیحؔ کی کامیابی ہے۔"

صبیحؔ رحمانی نعت گو شاعر کے ساتھ ساتھ نعت خواں بھی ہیں۔ نعت گوئی کے میدان میں ان کو اعلیٰ اور بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے نعت، رسول ﷺ کے عشق اور رنگ میں ڈوب کر لکھی اور کہی ہے۔ بہت کم

شعرا ایسے ہیں جنھوں نے نعت نگاری ہی کو اپنا مقصد شاعری تصور کیا ہے۔ ان کی تمام تر صلاحیتیں اور کاوشیں صرف اور صرف نعت کے لیے ہی ہیں۔ صبیحؔ رحمانی نے نعتیہ صنف سے متعلقہ تمام مروج موضوعات پر شعر کہے ہیں۔ محمد محبوب(۷) اپنے مرتبہ مجموعہ "سرکار ﷺ کے قدموں میں" کے "عرض مرتب" میں صبیحؔ رحمانی کی نعت نگاری پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے نعتیہ فن کی داد دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دربارِ رسالت ﷺ میں ان کے کلام کو ضرور پذیرائی حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام زبان زدِ خاص و عام ہے۔ صبیحؔ رحمانی نے نہ صرف نعت گوئی و نعت خوانی کی ہے بلکہ ترویجِ نعت کو با قاعدہ ایک تحریک کی صورت عطا کی ہے۔"

اسی طرح اس "جادۂ رحمت" میں سحر انصاریؔ(۸) کا بھی دو صفحات پر مشتمل تبصرہ شامل ہے جس میں انھوں نے صبیحؔ رحمانی کی نعت گوئی کو سراہتے ہوئے ان کے شاندار مستقبل کی نشاندہی کی ہے:

"اس میں شک نہیں کہ نعت گوئی سے ان کا شغف قابلِ داد ہے "ماہِ طیبہ" صبیحؔ رحمانی کی نعتوں کا پہلا مجموعہ تھا۔ "جادۂ رحمت" نقشِ ثانی ہے ان دو مجموعوں کے مطالعے سے ان کے ارتقا اور مستقبل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔"

صبیحؔ رحمانی، جنھوں نے اپنی تمام تر قوت و صلاحیت دنیائے نعت کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دی، نعت کے میدان میں ایک الگ راہ کا انتخاب کیا جس میں وہ بہت کامیاب رہے۔ صبیحؔ رحمانی وہ سفیر عشق رسول ﷺ ہیں جنھوں نے دُنیا کے مختلف حصوں کے مسلمانوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا چراغ روشن کیا۔ صبیحؔ رحمانی ایک صاحبِ علم، خوش آواز اور خوش الحانی کے ساتھ ساتھ اچھی سوچ اور گداز قلب رکھنے والی شخصیت بھی ہیں۔ صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ کلام کو اُن کی دل نشیں آواز کی وجہ سے ایک منفرد پہچان ملی۔ اس حوالے سے جاذب قریشی(۹) اپنے مضمون "جنت کا گلاب" مشمولہ "نعت کے جدید رنگ" میں لکھتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی نعت خواں بھی ہیں اور نعت گو بھی ہیں، میرے خیال میں صبیح کی ان دونوں شخصیتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ دونوں کا راستہ محبوب خدا کی محبتوں اور عقیدتوں کی سمت جاتا ہے اس طرح یہ دونوں مل کر ایسی وحدت بن سکتے ہیں جو توانا اور منفرد کہلا سکیں۔"

صبیحؔ رحمانی نے اپنی نعت کے ذریعے عاشقانِ رسول ﷺ کی تربیت بھی کی اور سامعین کی ذہن سازی بھی۔ نعت نگاری کی ترویج و ترقی کے لیے ان کی کوشش سے وہ کلام جو کئی دہائیوں سے بھلا دیا گیا تھا، اسے دوبارہ محفلوں میں پیش کیا جانے لگا، یوں نعتیہ ادب کے سرمائے میں روز افزوں اضافہ ہونے لگا۔ پروفیسر عاصی کرنالی(۱۰) اپنے مضمون ”ایک خوبصورت نعتیہ تخلیق“ مشمولہ مجلّہ ”ثناء خوانِ محمدؐ“ ایڈیٹر محمد عارفین خان میں صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ فن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"آج نعت کو اپنے موضوعات و مسائل کا کس طرح آئینہ دار ہونا چاہیے اور مستقبل میں اس کے سفر کا رخ کن راہوں اور منزلوں کی جانب ہونا چاہیے، صبیحؔ رحمانی کی نعت گوئی ان تمام کیفیات و مناظر کا مظہر نامہ ہے۔"

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی(۱۱)(بریلی شریف۔انڈیا) اپنے مضمون "جادۂ رحمت پر ایک نظر" مشمولہ مجلّہ "ثناء خوانِ محمدؐ" میں ان الفاظ میں صبیحؔ رحمانی کے فن کا اعتراف کرتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی نے خود کو نعت گوئی کے لیے وقف کر دیا ہے، نعت گوئی ان کی فطرت کا تقاضا ہے۔ ان کی زبان و قلم کی یہی ثنا اور آرزو ہے اور وہ اس کے لیے رب عظیم کے مشکور ہیں کہ اس نے انہیں اپنے مدنی محبوب ﷺ کا واصف و ناعت بنا دیا ہے۔"

صبیحؔ رحمانی کی شاعری میں اصناف سخن اور موضوع سے ان کی گہری وابستگی نمایاں ہے۔ انھوں نے تمام اصنافِ سخن میں مہارت کے ساتھ شعر کہے ہیں۔ ان کا ہر شعر کمال بندگی اور عشق رسول ﷺ کو نہایت خوبصورتی سے اور تمام تر تفصیلات سے بیان کرتا ہے۔ ان کے ہاں نعتیہ شاعری کے تمام اوصاف کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے مسرور احمد زئی(۱۲) اپنے مضمون "نعت رنگ اور صبیحؔ رحمانی" میں لکھتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی کا مشغلہ بھی ”نعت گوئی“ ہے تو پھر اس شغل کی فضیلت، برکت، رحمت اور فضیلت کا اندازہ کرنا کتنا مشکل ہے کہ اللہ پاک نے صبیحؔ کو اپنا اہم شغل بنا لیا۔"

صبیحؔ رحمانی کی نعت، زبان و بیان، اسلوب اور فکر و فن کی بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ وہ اپنے علم و فضل اور سچے جذبے کے تحت عقیدت اور ارادت سے نعت نگاری کرتے ہیں۔ ان کے نعتیہ کلام کی مقبولیت و شہرت کو دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ صبیحؔ رحمانی گویا نعت گوئی ہی کے لیے وقف ہو گئے ہیں:

میں ہوں وقفِ نعت گوئی، کسی اور کا قصیدہ   مری شاعری کا حصہ کبھی تھا نہ ہے، نہ ہو گا

دنیائے نعت میں صبیحؔ رحمانی کی شناخت کا ایک بڑا حوالہ ان کی نعت خوانی ہے۔ انہوں نے نہ صرف نعتیں لکھی ہیں بلکہ اپنی نعتوں کے ساتھ ساتھ دوسرے معروف شعرا کے نعتیہ کلام کو بھی اپنی خوب صورت آواز میں پیش کیا اور مختلف محافلِ نعت میں بہت پذیرائی حاصل کی۔ صبیحؔ رحمانی کی خوب صورت آواز کی وجہ سے جہاں بہت سی محفلیں روشن ہوتی ہیں، وہیں سامعین کے دل بھی شاد و آباد ہوتے ہیں۔ رئیس احمد(۱۳)اپنے مضمون ”دنیائے نعت کی عہد ساز شخصیت“ مشمولہ "یہ روح مدینے والی ہے" میں لکھتے ہیں:

"دنیائے نعت میں سید صبیحؔ رحمانی نے اپنی فکر، اپنی آواز، اپنی خوش الحانی، اپنے انتخاب اور سوز و گداز سے عقیدت و محبت کے وہ چراغ روشن کیے ہیں جن کی روشنی ان شاء اللہ صدیوں پر محیط رہے گی۔"

صبیحؔ رحمانی نے اوائل عمری سے ہی نعت خوانی کا آغاز کر دیا تھا۔ اس میدان میں ان کے استاد محمد قمر خان رحمانی چیئر مین گل بہار نعت کونسل ٹرسٹ پاکستان تھے، جنہوں نے ان کی تربیت کے ساتھ ساتھ بھرپور حوصلہ افزائی بھی کی اور نعت گوئی و نعت خوانی کے اسرار و رموز سے متعارف بھی کرایا۔ پروفیسر قیصر نجفی (۱۴)اپنے مضمون "صبیحؔ رحمانی......نعت خوانی سے نعت گوئی تک" میں لکھتے ہیں کہ:

"نعت خوانی نے صبیحؔ رحمانی کو نعت کے ان رموز کی آگہی بخشی ہے، جو کسی طرح بیان نہیں ہو سکتے، بلکہ صرف محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ ان کی نعت گوئی کی تمام خصوصیات، خاص کر منفرد نوعیت کی وضع کردہ زمینیں، تراکیب و مرکبات لفظی ہیئت اور فارم کا تنوع، حفظِ مراتب، غنائیت، مضمون آفرینی، تکرار الفاظ، اُسلوب کی تازہ کاری اور سب سے بڑھ کر اثر انگیزی نعت خوانی ہی کی مرہونِ منت ہیں۔"

صبیحؔ رحمانی عہدِ حاضر کے وہ خوش بخت نعت نگار ہیں جو معبودِ برحق کے خاص کرم اور محبوبِ الٰہی ﷺ کی نگاہِ رحمت سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ جذبہ عشق رسول ﷺ سے سرشار جب یہ سخن ور مختلف محافل میں شرکت کرتے ہیں تو محفل میں موجود سامعین پر وجد طاری کر دیتے ہیں۔ اس صورتحال کے حوالے سے پروفیسر حسن اکبر کمال(۱۵) لکھتے ہیں کہ:

"صبیحؔ رحمانی نہ صرف ایک خوش فکر اور تازہ کار نعت گو ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خوش الحانی کے وصف سے بھی نوازا ہے اور اس درجہ نوازا ہے کہ جب صبیحؔ رحمانی اپنی سادہ و پُرکار، حُبِ سرکار ختمی مرتبت ﷺ سے معمور نعتیں ایک عالمِ کیف و عقیدت میں پڑھنا شروع کرتے ہیں تو سامعین پر وجد آفریں کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ہر آنکھ اشکبار اور ہر روح سرشار، رحمت کی حقدار ہو جاتی ہے۔"

صبیحؔ رحمانی کے فنِ نعت خوانی کے حوالے سے صہبا اختر (۱۶) لکھتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی اپنی خوش الحانی اور نعت گوئی کے اعتبار سے "مدینہ سامانی" اور طرفہ بیانی کے آئینے میں میرے لیے کمال حیرانی کا باعث تھا اور رہے گا........ وہ فطرتاً نعت خواں بھی ہیں اس لیے ان کی شاعری میں "غنائیت" بطور خاص گنگناتی محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے بیشتر نعتوں میں بڑے مترنم لہجے میں نغمگی کے ساتھ شعر کہے ہیں۔"

صبیحؔ رحمانی نعت نگاری کے ظاہر ہی نہیں بلکہ اس کے حقیقی جوہر کے شناسا بھی ہیں، نعتیہ شاعری صرف الفاظ کے جوڑنے اور جملے مکمل کرنے کا نام نہیں بلکہ اس کے لیے صادق جذبہ، شاداب روح اور گداز قلب کی ضرورت ہے۔ نعت ایک صنف شعر ہے جو لفظوں کو جوڑنے کا فن ہی نہیں بلکہ لفظوں کی تخلیقی پیش کش بھی ہے۔ صبیحؔ رحمانی کے نعتیہ کلام کا ایک ایک لفظ دل میں اترتا معلوم ہوتا ہے:

طاق مدحت میں جل رہے ہیں صبیحؔ گل نہ ہوں گے مری نوا کے چراغ

صبیحؔ رحمانی کی نعت نگاری کی ابتدائی کوششوں سے لے کر نعت ریسرچ سنٹر کے قیام تک علمی و ادبی، شعری اور نعتیہ تحقیق و تنقید کے حوالے سے خدمات ایسی ہیں کہ جنہیں پوری دنیا میں نعتیہ ادب میں بیش بہا اضافے کے طور پر سراہا گیا ہے۔ صبیحؔ رحمانی کی تالیفات، نعتیہ تحقیق و تنقید، مختلف کتب پر فلیپ ان کو بطور نعت شناس بھی متعارف کرواتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بہت سے کتابی سلسلوں اور نعتیہ جرائد و رسائل کی سرپرستی ان کی نعت شناسی کا ایک بہت بڑا حوالہ ہے۔ پروفیسر محمد اکرم رضا (۱۷) اپنے مضمون "صبیحؔ رحمانی کی نعت گوئی و نعت شناسی" میں صبیحؔ رحمانی کی نعت شناسی کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

"صبیحؔ رحمانی کی نعت شناسی کی خوشبو بے شمار دلوں کی دھڑکنوں میں آباد ہو چکی ہے۔"

صبیحؔ رحمانی نعت کے کسی ایک پہلو ہی نہیں بلکہ اس کے متعدد پہلوؤں کو مختلف زاویوں سے سامنے رکھ کر اس کی ترویج و اشاعت کے لیے کوشاں ہیں۔ انھوں نے اپنی تنظیمی مصروفیات کے ساتھ ادارتی خدمات بھی نہایت خوش سلیقگی سے سرانجام دیں۔ وہ ہر میدان میں تحرک پسند ہیں، اس لیے ان کی نعتیہ خدمات میں بھی اس کا رنگ و آہنگ نظر آتا ہے۔ انھوں نے "اقلیم نعت" و "نعت ریسرچ سنٹر" میں اپنی سرکردگی میں بہت سی کتابیں شائع کروائی ہیں جن میں نعتیہ مجموعے، نعتیہ تنقید و تحقیق اور مختلف رسائل و جرائد شامل ہیں۔ انھوں نے پہلی دفعہ نعتیہ تخلیقی دانش کو سامنے لاکر اور دنیا کے سارے نعت گو شعرا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا سہرا اپنے سر سجایا ہے۔

صبیحؔ رحمانی نعت ریسرچ سنٹر، کراچی، یو کے، کینیڈا اور انڈیا کے بانی ہیں۔ ان کی شعری، علمی، تحقیقی اور ادارتی صلاحیتوں کا اعتراف ادبی دنیا کی مقتدر شخصیات، اہلِ قلم، صاحبان نقد و نظر نے نثر و نظم کی صورت میں کیا ہے۔

صبیحؔ رحمانی نے نعت کے فروغ کے لیے دن رات مسلسل محنت اور لگن کے ساتھ جس تحریک کا آغاز "نعت رنگ" کے ذریعے کیا، اس کا دائرہ پوری دنیا تک پھیل چکا ہے۔ انھوں نے "نعت رنگ" میں نعت کے تنقیدی اور تحقیقی دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اس کتابی سلسلے کو کامیابی کی منزل تک پہنچایا ہے۔

نعتیہ ادب میں تنقید و تفہیم کی بابت صبیحؔ رحمانی کے وہ فنی جوہر کھلے جن سے کئی جہتیں آشکار ہوئیں۔ مخصوص اندازِ فکر ان کے تنقیدی و تحقیقی مضامین میں جھلکتا ہے۔ وہ نعت کے منجھے ہوئے شاعر، نقاد اور قد آور محقق بھی ہیں۔ ان کے تین شعری مجموعے منظرِ عام پر آ چکے ہیں یہ شعری مجموعے کلیات کی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی نعتیہ تنقید و تحقیق اور تدوین کی بے شمار کتب بھی شائع ہو چکی ہیں جن میں چھ انتخاب اور گیارہ نثری تالیفات و مرتبہ کتب شامل ہیں۔ انھوں نے مختلف شعری مجموعوں اور تنقیدی کتب کے دیباچے، مقدمات، مضامین اور فلیپ لکھے ہیں۔ نعت کے فروغ کی سعیِ پیہم کا اندازہ ان کی ادارتی خدمات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ صدارتی ایوارڈ (تمغہ امتیاز) پہلی دفعہ نعت خوانی اور نعتیہ ادب پر ملا۔ اور صنف نعت کو پہلی دفعہ باقاعدہ اصناف ادب کا ایک اہم حصہ تسلیم کرتے ہوئے اس پر ایوارڈ دیا گیا:

جو نعت گو ہے وہ شاعر قریب رب سے ہے　　یہ سب کہیں تو مجھے اتفاق سب سے ہے

غزل بھی صنفِ سخن ہے مگر غزل ہی نہیں　　ادب میں نعت بھی شامل بڑے ادب سے ہے

غرض نعتیہ ادب میں تخلیقی، تنقیدی اور تحقیقی جہتوں میں، صبیحؔ رحمانی کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ وہ نعت گو شاعر، اعلیٰ درجے کے نعت خواں اور کتابی سلسلے "نعت رنگ" کے مدیر کی حیثیت سے اپنی ایک امتیازی شناخت رکھتے ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر بھی ان کی پذیرائی ہوتی رہی ہے۔ انھوں نے جو نعتیہ کلام لکھا وہ ان کی زندگی کی ریاضت اور محنت کا ثمر ہے۔ انھوں نے بیک وقت حمد، غزل اور نظم کے پیرائے میں نعت اور نعتیہ قطعات وہائیکو میں بھی طبع آزمائی کی۔ صبیحؔ رحمانی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ انھوں نے نعت کو فکری و فنی حوالوں سے بھرپور بناتے ہوئے اس میں اپنے جذبات و تاثرات کو شامل کیا ہے۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے والہانہ عشق اور محبت کا یہ جذبہ ان کے کلام میں جابجا نظر آتا ہے۔ انھوں نے اپنی نعتوں میں حضور ﷺ کے اخلاقِ حسنہ، ان کے اوصاف حسنہ اور صفاتِ حسنہ کا ذکر بخوبی کیا ہے:

محمدؐ کے جلوے نظر آ رہے ہیں حجابِ دو عالم اٹھے جا رہے ہیں

صبیحؔ رحمانی کا نعتیہ فن، شعری تجربے اور ریاضتِ فن کا آئینہ دار ہے۔ ان کے ہاں اظہار کا سلیقہ اور جذبے کا وفور ہے۔ نعت نگاری کی مجموعی تخلیقی و تنقیدی فضا، خصوصاً شہر نعت میں کثرت سے ظہور پذیر ہونے والی شاعری میں ان کی نعت نگاری اور نعت شناسی اپنی ایک الگ خوشبو اور جداگانہ تشخص رکھتی ہے:

نظر آتے ہیں پھُول سب کے سب حرفِ نعتِ رسُول سب کے سب
شعر جو نعت کے کہے ہیں صبیحؔ کاش وہ ہوں قبول سَب کے سَب

حوالہ جات و حواشی

۱۔رئیس احمد،(۲۰۱۷ء)"دنیائے نعت کی عہد ساز شخصیت"مشمولہ یہ روح مدینے والی ہے،نعت ریسرچ سنٹر،کراچی،ص۷۶

۲۔انوار احمد زئی،(ستمبر ۲۰۰۱ء) مضراب ذات پر الوہیت کا نغمہ ساز،مشمولہ "جادۂ رحمت کا مسافر"،مرتبہ۔ڈاکٹر حسرت کاس گنجویؔ،آفتاب اکیڈمی،کراچی،ص۵۳

۳۔شفقت رضوی،خوش خصال نعت گو ،مشمولہ "جادۂ رحمت کا مسافر"،ایضاً،ص۷۶

۴۔مشفق خواجہ ،(۱۹۹۷ء)فلیپ مجموعہ "خوابوں میں سنہری جالی ہے"،مرتبہ عزیز احسن،ممتاز پبلشرز،کراچی،

۵۔عزیز احسن ،ڈاکٹر،"صبیحؔ رحمانی کی نعتیہ شاعری حبِ رسول ﷺ کا جمالیاتی اظہار"مشمولہ،جادۂ رحمت کا مسافر،ایضاً،ص۱۰۳

۶۔تابندہ لاری،"نعت گوئی اور نعت خوانی کا تقدس"،مشمولہ مجلّہ "ثناء خوانِ محمد ﷺ"،ایڈیٹر محمد عارفین خان کراچی،بزمِ غوثیہ نعت انٹرنیشنل،ص۳۹

۷۔محمد محبوب،مرتب،(۲۰۰۲ء)"سرکار ﷺ کے قدموں میں،کراچی،غوثیہ نعت انٹرنیشنل،ص۳

۸۔سحر انصاریؔ،(۱۹۹۳ء)تبصرہ،مشمولہ "جادۂ رحمت"از صبیح الدین رحمانی،لاہور،ممتاز پبلشرز،ص۱۲۴

۹۔جاذب قریشی،"جنت کا گلاب"مشمولہ "جادۂ رحمت کا مسافر"از ڈاکٹر حسرت کاس گنجویؔ،ایضاً،ص۶۸

۱۰۔پروفیسر عاصی کرنالی،"ایک خوبصورت نعتیہ تخلیق"مشمولہ مجلّہ "ثناء خوانِ محمدؐ"،ایضاً،ص۱۷

۱۱۔عبد النعیم عزیزی،ڈاکٹر،"جادۂ رحمت پر ایک نظر"مشمولہ مجلّہ "ثناء خوانِ محمدؐ"،ص۳۷

۱۲۔مسرور احمد زئی،نعت رنگ اور صبیحؔ رحمانی،مشمولہ مجلّہ "ثناء خوانِ محمدؐ"،ایضاً،ص۵۶

۱۳۔رئیس احمد"دنیائے نعت کی عہد ساز شخصیت"مشمولہ "یہ روح مدینے والی ہے" ایضاً،ص۷۸

۱۴۔قیصر نجفی،پروفیسر،"صبیحؔ رحمانی .... نعت خوانی سے نعت گوئی تک،مجلّہ، ثناء خوانِ محمدؐ،ایضاً،ص۱۲

۱۵۔حسن اکبر کمال،پروفیسر،مجلہ ثناء خواں،ایضاً،ص۱۵

۱۶۔صہبا اختر،جادۂ رحمت کا مسافر،ایضاً،ص۱۲۸

۱۷۔ محمد اکرم رضا،"صبیحؔ رحمانی کی نعت گوئی و نعت شناسی"، مجلہ ثناء خواں، ایضاً، ص۱۵۰،

❖ References:

1. Raees Ahmad,(2017), *Duniya-e-Naat ki Ahad Saz Shaksiyt*, Mashmolah "yeh Rooh Madine Wali Hey", Karachi, Naat Research Center, P 76

2. Anwar Ahmad Zaai, (September 2001), *Mizrabe Zaat per Alwheet ka Nagma Saz, Mashmolah "Jaada-e-Rahmat ka Musafar"*, Muratbah: Dr.Hasrat Kass Ganjowi, Karachi, Aftaab Academy, P 53

3. Shafqat Rezwi, Prof, Khush Khisal Naat go,Mashmolah *"Jaada-e-Rahmat ka Musafar"*, Muratbah: Dr.Hasrat Kass Ganjowi, Karachi, Aftaab Academy, P 76

4. Mushfiq Khwaja, (1997), *Phleep: Khwabon Main Sonehri Hey, Moratbah: Aziz Ahsan*, Karachi, Mumtaz Publications

5. Aziz Ahsan, *Dr- Subih Rahmani Ki Naatya Shari Hub-e-Rasool ka Jamaliyati Izhar*, Mashmolah: "Jaada-e-Rahmat ka Musafar", Muratbah: Dr.Hasrat Kass Ganjowi, Karachi, Aftaab Academy, P 103

6. Tabinda Lari, *Naat goi our Naat Khwani Ka Taqadus*, Mashmolah: Sana Khwane Muhammad, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 39

7. Muhammad Mehboob, (2002), *Sarkar key Qadmon Main*, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 3

8. Saher Ensari, (1993), Mashmolah *"Jaada-e-Rahmat ka Musafar"*, Subih Rehmani, Lahore, Mumtaz Publications, P 124

9. Jazib Qurashi, Jnaat Ka Gulab, Mashmolah *"Jaada-e-Rahmat ka Musafar",* Muratbah: Dr.Hasrat Kass Ganjowi, Karachi, Aftaab Academy, P 68

10. Assi Karnali, *aik Kubsoort Naatia Takhliq*, Mashmolah: Sana Khwane Muhammad, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 17

11. abdul Naeem Azizi, *Jaada-e-Rahmat per aik nazer*, Mashmolah: Sana Khwane Muhammad, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 37

12. Masroor Ahmad Zaee, *Naat Rung our Subih Rehmani*, Mashmolah: Sana Khwane Muhammad, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 56

13. Raees Ahmad, (2017), *Duniya-e-Naat ki Ahad Saz Shaksiyt*, Mashmolah "yeh Rooh Madine Wali Hey", Karachi, Naat Research Center, P 78

14. Qesar Najfi, *Prof- Subih Rahmani ... Naat Khwani Se Naat Goei Tuk*, Mashmolah: Sana Khwane Muhammad, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 12

15. Hussan Akbar Kamal, Prof- Mashmolah: *Sana Khwane Muhammad*, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 15

16. Sahiba Akhtar, Mashmolah *"Jaada-e-Rahmat ka Musafar"*, Muratbah: Dr.Hasrat Kass Ganjowi, Karachi, Aftaab Academy, P 128

17. Muhammad Akram Raza, *Prof- Subih Rahmani ki Naat Goei-o-Naat Shnasi,* Mashmolah: Sana Khwane Muhammad, Karachi, Bazm-e- Gosia Naat International, P 150